ارتھ سہت

کبیر دوہاولی

سوامی شری یگلانند

پبلشرز جنرل بک ڈپو لوہاری گیٹ لاہور

بھجن

ہے سب میں سب ہی سے نیارا
جیو جنتو جل تھل سب ہی میں شبد دیا پیت پون ہارا
سب کے نکٹ دور سب ہی سے جن جیسا جن کینہہ وچارا
سار شبد کو جو جن پاوے۔ سو نہیں کرت نیم آچارا
کہیں کبیر سنو بھائی سادھو شبد لگے سو ہنس ہمارا

کبیر دوہاولی

جسمیں

کبیر صاحب کی مختصر سوانح حیات اور انکے چیدہ چیدہ دوہے
بمعہ معنی درج کئے گئے ہیں

مؤلفہ
سوامی شری یگلانند بھارت پتھک کبیر پنتھی
پٹنہ (بہار)

پبلشرز
جنرل بک ڈپو تاجران کتب
لوہاری دروازہ۔ لاہور

بار پنجم ایک ہزار
قیمت ۴ آنے

اوم

شکریہ

اپنے احباب کے بیحد اصرار سے مجبور ہو کر گذشتہ سال میں نے بھگت کبیر صاحب کے چیدہ چیدہ دوہوں کو کبیر دوہاولی کے نام سے اردو لباس میں اُردو دان اصحاب کے پیش کرنے کی جرأت کی تھی۔ اس کتاب کے شائع کرتے ہوئے مجھے اتنی توقع نہیں تھی کہ ایک ماہ کے قلیل عرصہ میں اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ختم ہو جائے گا۔ اور اس کتاب کی مانگ اس قدر بڑھ جائے گی۔ کہ مجھے اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن بہت جلد شائع کرنا پڑے گا۔

میں ان سب اُردو دان اصحاب کا جنہوں نے کبیر دوہاولی کی متعدد کاپیاں خرید کر میری حوصلہ افزائی کی ہے۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

یہ کبیر دوہاولی کا جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پانچواں ایڈیشن ہے۔ میری خواہش تھی۔ کہ اس ایڈیشن میں کچھ اور دوہے ایزاد کر کے اُردو دان صحاب کے پیش کیا جائے۔ مگر چند در چند وجوہات سے ایسا نہ کر سکا۔ جس کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔

کبیر دوہاولی کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ایڈیشن کبیر شبداولی کے نام

سے شائع کیا گیا ہے۔ وہ بھی کبیر دوہاولی کی طرح مقبول عام ہو چکا ہے۔ مجھے کامل یقین ہے۔ کہ جس طرح اُردو دان اصحاب نے کبیر دوہاولی کی متعدد کاپیاں خرید کر میری حوصلہ افزائی کی ہے اسی طرح کبیر شبداولی کو بھی اپنا کر میری حوصلہ افزائی کریں گے تاکہ میں اس قابل ہو سکوں کہ اس کا تیسرا حصہ کبیر ویراگ بھجناولی کے نام سے اردو دان اصحاب کے نذر کر سکوں۔

دُعاگو

مترجم

کبیر صاحب

کبیر صاحب نُورا نامی مُسلمان جولاہے کے گھر میں پرگٹ ہوئے تھے۔ نُورا کی استری کا نام نعمان تھا۔ کبیر صاحب نے اپنی تصانیف میں جا بجا اپنے جولاہے ہونے کا ذکر بھی کیا ہے۔

کبیر صاحب کی زندگی کے واقعات کچھ اس طرح مبہم ہیں۔ کہ ان سے ٹھیک ٹھیک ان کی پیدائش کے سمت کا پتہ لگانا مشکل ہے۔ مورخانہ و محققانہ طریقہ پر تحقیقات کرکے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ کس خاص سمت میں پیدا ہوئے تھے۔ مجبور ہو کر ہم کو روایات کی مدد لینی پڑتی ہے۔ روائتیں کہتی ہیں کہ وہ جیٹھ شدی پورنماشی بروز سوموار سمت ۱۴۵۵ بکرمی یا ۱۳۹۸ء میں ظاہر ہوئے تھے۔ پیدائش کے سن کا پتہ لگانا مشکل ہے۔ مگر چونکہ ان کی موت پندرھویں صدی کے آخری حصہ میں واقع ہوئی تھی۔ اور اس کا کچھ کچھ پتہ ملتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ سنہ مسیحی کی پندرھویں صدی کے شروع میں ظاہر ہوئے تھے۔ بعید از قیاس نہیں معلوم ہوتا۔

کبیر صاحب لڑکپن ہی سے تیز مزاج تھے۔ مالک کی بھگتی کا ابتدا ہی سے خیال تھا۔ ایشور بھگتی کا رنگ ان کی رگ رگ میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہُوا تھا۔ مگر تعجب ہے کہ گو وہ مسلمان جولاہے کے گھر پیدا ہوئے تھے مگر مسلمانی مذہب و شریعت کی جانب وہ کبھی متوجہ نہیں ہوئے۔ لڑکپن میں ہی کبیر صاحب کو پربھو بھگتی کی دھن تھی اور رام نام کے بھجن گایا کرتے تھے۔

ہندوؤں میں یہ ایک عام خیال ہے۔ کہ بغیر گورو کے ادھار نہیں ہو سکتا گورو بن گت نہیں۔ یہ خیال نہ صرف ہندوؤں میں ہی مضبوطی کے ساتھ سرایت کر گیا ہے۔ بلکہ جہاں جہاں تصوف کی تعلیم کا پرچار ہے۔ گورو کی شخصیت کی اہمیت پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ کبیر صاحب ایک موقع پر خود لکھتے ہیں۔

گُورُو بن مالا پھیرتے۔ گُورُو بن دیتے دان
گورو بن دان حرام ہے جائیے پُچھو وید پران

مطلب۔ گورو کے بغیر مالا پھیرنا اور گورو بغیر دان دینا دونوں ہی حرام ہیں۔ اگر تمہیں میری ان باتوں پر یقین نہ ہو تو وید پران سے جا کر پوچھ لیجئے۔

اس خیال کو مدنظر رکھ کر کبیر صاحب نے گورو دھارن کرنے کا ارادہ کیا اس زمانہ میں سوامی رامانند جی مشہور آچاریہ تھے۔ کبیر صاحب ان کی طرف رجوع ہوئے مگر چونکہ رامانند جی ویشنو تھے اس لئے وہ مسلمانوں کو کون کہے۔ نیچی ذات کے ہندوؤں تک کو شاگرد بنانے سے انکار کر دیتے تھے۔ اس لئے انہیں کبیر صاحب کو چیلا بنانے میں اعتراض تھا۔

جسمیں طلب صادق ہوتی ہے۔ وہ کامیاب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ قدرت کا اصول ہے۔ جب سوامی رامانند جی نے ان کو شاگرد کرنے سے انکار کر دیا۔ تو مایوس ہو کر گھر واپس آ گئے۔ کبیر صاحب نے گھر پہ آ کر اس بات پر غور

کیا۔ اور اس روز جب ابھی رات باقی تھی۔ وشاسومیدھ گھاٹ پر گنگا کے کنارے جاکر سیڑھی پر لیٹ رہے۔ سوامی رامانندجی کا معمول تھا۔ کہ وہ چار بجے صبح اندھیرے میں روزانہ اشنان کرنے جاتے تھے۔ کبیر صاحب سیڑھی پر پڑے تھے۔ رامانند جی کا کھڑاؤں ان کے جسم پر پڑ گیا۔ چوٹ آئی۔ اور وہ رونے لگے۔ رامانندجی بڑے نرم مزاج کے تھے گھبرا گئے۔ سر پہ ہاتھ رکھ کر کہنے لگے۔ بیٹا رام رام کہو۔ کبیر صاحب کی مراد بر آئی انہوں نے سمجھا۔ اپدیش مل گیا۔ اور دوسرے دن نہ صرف اپنے آپ کو رامانند کا چیلا مشہور کر دیا۔ بلکہ تلک وغیرہ لگا کر رام رام کا جاپ کرنے لگے۔ تب سے ہی وہ رامانندجی کے شاگرد کہلانے لگے۔

کبیر صاحب رامانندجی کے شاگرد ہونے پر عرصہ تک اپنے باپ کا کام کرتے رہے۔ اُن کو کپڑا بُننا خوب آتا تھا۔ یہ کپڑا بن کر بازار میں فروخت کر آتے تھے۔ اور جو قیمت مل جاتی۔ وہ ماں باپ کو لا کر دیا کرتے تھے۔ لیکن کبھی کبھی ایسا بھی واقعہ ہو جایا کرتا تھا۔ کہ اگر کسی فقیر یا بکیس آدمی کو دیکھا تو یا اس کو کپڑوں کا تھان حوالہ کر دیا یا اس کو کپڑے کے تھان کی قیمت دے دی۔

کبیر صاحب نے عرصہ تک رامانندجی کا ست سنگ کیا۔ اور ست سنگ کرایا پھر آپ خود روحانی تعلیم دینے لگے۔ ہندو اور مسلمان دونوں کو یہ اپنے مذہب کی دعوت دیا کرتے تھے۔ اور دونوں ہی کے مذہبی عقائد کا کھنڈن کرنے کا مقصد یہ تھا۔ کہ ہندو مسلمان تصوف کے رنگ سے رنگ دیئے جائیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ کبیر صاحب بڑا فراغ اور اعلےٰ دل لے کر آئے تھے۔

کبیر صاحب کی راست کلامی نے پنڈتوں اور مولویوں کو جانی دشمن بنا دیا ان کی تقریر اور مباحثہ میں کچھ پیش نہ جاتی تھی۔ مجبوراً انہوں نے بادشاہ کو اکسانا شروع کیا۔ وہ ان ہمت آدمی ہمیشہ مجبوری کے وقت ایسے اوزاروں پہ اتر آیا

کرتے ہیں۔ مولویوں نے شکایت کی کہ یہ ملحد مرتد اور بے دین ہیں۔ پنڈتوں نے کہا یہ بے دھرم ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کبیر صاحب دربار میں بلائے گئے۔ جس وقت وہاں پہنچے۔ ان کو سلام کرنے کا حکم دیا گیا۔ مگر بے خوفی کے ساتھ کھڑے رہے اور سر نہیں جھکایا۔ آخر وہ اپنے مذہبی عقائد کی وجہ سے قید کئے گئے ان پر مختلف قسم کی سختیاں روا رکھی گئیں۔ مگر پھر بھی انہوں نے اپنے وعظ کے سلسلہ کو بند نہ کیا۔ اور نہایت بے خوفی سے اس کو جاری رکھا۔

یوں تو کبیر صاحب کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں تھی۔ مگر ان میں مندرجہ ذیل شاگرد خاص شاگردوں میں سمجھے جاتے ہیں۔

(۱) دھرم داس جی (۲) سنت گوپال جی (۳) بھگوانداس جی (۴) نرائن داس جی (۵) چورامنی داس جی (۶) جگو داس جی (۷) جیونداس جی (۸) کمال جی (۹) ٹاکسالی جی (۱۰) گیانی جی (۱۱) صاحب داس جی (۱۲) نیتانند جی۔

کبیر صاحب نے ان کو بدھ بھگوان کی طرح جا بجا وعظ کرنے کے لئے بھیجا اور ان کی زندگی میں ہی ان کی تعلیم ہندوستان کے قریب قریب تمام حصوں میں پھیل گئی۔ اور ہزاروں کو روحانی تشفی پانے کا موقعہ ہاتھ آیا۔

کمال اور کمالی کی نسبت، عام آدمیوں کا یہ خیال ہے کہ یہ خاص کبیر صاحب کی اولاد ہیں۔ کمال لڑکا اور کمالی لڑکی تھی مگر بعض بعض روائتیں اس قسم کی موجود ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ صرف ان کے بنائے ہوئے لڑکے تھے۔ کبیر صاحب کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ ان کی بیوی کا نام لوئی جی بتایا جاتا ہے۔ جو دھرماتما اور پتی ورتا استری تھیں۔

کبیر صاحب پڑھے لکھے تھے یا نہیں۔ اس پر بحث کرنی فضول ہے۔ اتنا کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ سنسکرت جانتے تھے۔ ہاں بھاشہ سے ضرور واقف

تھے اور اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو ہندی بھاشہ کے پیدا کرنے والے کبیر صاحب ہی کہے جاسکتے تھے۔

کبیر صاحب نے خود تو شاید کوئی کتاب نہیں لکھی۔ ان کے کارناموں کو ان کے شاگردوں نے ترتیب دیا ہے۔ جن میں کبیر بیجک اور کبیر ساگر سب سے زیادہ مستند کتب ہیں۔

کبیر صاحب نے بہت دنوں تک پرچار کیا۔ اور آخری عمر تک اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ عالم ضعیفی میں وہ کچھ کمزور ہو گئے تھے۔ جب وہ بیمار ہوئے اور مرنے کا وقت آیا۔ تب اُن کے بعض شاگردوں کی یہ خواہش رہی۔ کہ ان کا دیہانت کاشی میں ہو۔ جہاں انہوں نے اپنی ساری عمر کا بہت سا حصہ لوگوں کو سچے دھرم کا اُپدیش سنانے میں صرف کیا ہے آخر شاگردوں کے مجبور کرنے پر وہ کاشی چلے آئے۔ جب وہ کاشی آئے۔ انہوں نے چادر تان لی۔ اور وہ زندگی جس نے معرفت حقیقت کے امرت کی برشا کی تھی۔ دم کے دم میں غائب ہو گئی۔

ان کے مرنے پر ہندو مسلمان میں لڑائی ہونے لگی۔ ہندو کہتے تھے۔ کہ ہم ان کی لاش کو جلائیں گے اور مسلمان اس کی لاش کو دفن کرنے پر بضد تھے روایت کہتی ہے۔ کہ اس وقت ایک معجزہ ہوا۔ کبیر صاحب نے خود پرگٹ ہو کر کہا ذرا چادر الٹ کر دیکھو۔ لاش کہاں ہے۔

جب چادر اتار کر دیکھا گیا تو لاش کو غائب پایا۔ یہ دیکھ کر سب حیران رہ گئے وہاں لاش کی جگہ پھول پڑے تھے۔ کہا گیا کہ ان پھولوں کو کیا کیا جاوے۔ فرمایا ان کو آپس میں تقسیم کرو۔ اور اپنے دین کے مطابق کریا کرم کرو۔ پھول تقسیم ہو گئے آدھے ہندوؤں نے بنارس کے کبیر چورا پر لاکر اس کو جلا دیا۔ مگھر ضلع گورکھپور میں کبیر صاحب کا روضہ ہے۔ جہاں اس کے ساتھ ایک جاگیر وقف

ہے۔ کبیر چورا میں سمادھی ہے۔ جہاں کبیر پنتھ کے مہنت رہتے ہیں۔ اور یہ دو نو جگہیں مقدس سمجھی جاتی ہیں۔ کبیر صاحب اکادشی کے روز بدھ وار سمت ۱۵۵۵ میں گپت ہوئے تھے۔

آج کل ہندوستان میں کبیر پنتھیوں کی خاص تعداد ہے۔ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں ان کی تعداد ۸،۴۳،۱۷۱ بتائی گئی تھی۔ مگر وہ اب اس سے کہیں زیادہ ہے۔ کیونکہ صوبجات متحدہ میں اکثر ان کو راما نندیوں کے پنتھ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اس میں بہار۔ اڑیسہ وغیرہ کے کبیر پنتھیوں کی تعداد شامل نہیں کی گئی۔ وہاں بھی ان کی خاص تعداد پائی جاتی ہے۔ پنجاب میں بھی کبیر پنتھی کم نہیں ہیں۔

کبیر صاحب نے چونکہ اپنے خیالات کا ذریعہ ہندی زبان کو بنایا تھا اس لئے ان سے ہندی دان اصحاب ہی مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس لئے اگلے اوراق میں کبیر صاحب کے چیدہ چیدہ دوہے اُردو لباس میں درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کے مطالعہ سے اُردو دان اصحاب بھی بہرہ اندوز ہو سکیں۔ اور اپنا جیون سپھل بنا سکیں۔

خیر اندیش

"نقاش فطرت"

"مترجم"

کبیر دوہاولی

— ١ —

جا کو راکھے سائیاں مار نہ سکے کوئے
بال نہ بانکا کر سکے جو جگ بیری ہوئے

ارتھ۔جن کی سائیں (پرمیشور) رکھشا (حفاظت) کرتے ہیں۔انکو کوئی نہیں مار سکتا۔اگر تمام دنیا ہی انکی دشمن ہو جائے تو بھی کوئی ان کا بال بینکا نہیں کر سکتا۔

— ٢ —

ایسی بانی بولئے۔من کا آپا کھوئے
اوروں کو سیتل کرے۔آپا سیتل ہوئے

ارتھ۔ایسی بات چیت کرنی چاہئے۔جس میں غرور کا شمول نہ رہے۔اس سے دوسرے ٹھنڈے ہوتے ہیں اور آپ بھی انسان ٹھنڈا ہوتا ہے۔

— ٣ —

بولی تو انمول ہے۔جو کوئی جانے بول
ہردے ترازو تول کر۔تب مکھ باہر کھول

ارتھ۔اگر کسی کو بات چیت کرنا آوے تو بولی نہایت قیمتی چیز ہے۔دل کے

میں تول کر تب منہ سے باہر نکال۔

— ٤ —

کٹل بچن سب سے برا۔جا کرے تن چھار
سادھ بچن جل روپ ہے۔برسے امرت دھار

ارتھ۔سخت الفاظ بہت برے ہوتے ہیں۔تن کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتے ہیں۔سادھو کے الفاظ پانی کی خاصیت رکھتے ہیں۔اور ان سے امرت کی دھارا برستی ہے۔

— ٥ —

سچ ترازو آن کر۔سب رس دیکھا تول
سب رس مانہیں جیبھ رس جو کوئی جانے بول

ارتھ۔دل کے قدرتی ترازو میں تمام لذات کو تول کر کے دیکھ لیا۔سب لذتوں میں زبان کی۔لذت کا مزا کچھ اور ہے۔بشرطیکہ کوئی بولنا جانتا ہو۔

— ٦ —

شبد برابر دھن نہیں۔جو کوئی جانے بول
ہیرا تو داموں ملے۔شبد کا مول نہ تول

ارتھ۔شبد (لفظ) کے برابر کوئی دولت نہیں ہے۔بشرطیکہ کوئی بولنا جانتا ہو۔ہیرا تو دام دینے سے ملتا ہے۔مگر شبد کی نہ تو قیمت ہے نہ وزن۔

— ٧ —

شیتل شبد اچاریئے۔آہنگ آنئے نانہہ
تیرا پریتم تجھ میں۔دشمن بھی تجھ مانہہ

ارتھ۔ٹھنڈی باتیں کہئے۔غرور کو دل میں نہ آنے دیجئے۔کیونکہ تمہارے

دل میں جہاں تمہارا دوست رہتا ہے وہاں دشمن بھی رہتا ہے۔

۸

تر ور - سرور - سنت جن چوتھے برسیں مینہ
پرمارتھ کے کارنے چاروں دھاریں دیہہ

ارتھ - درخت - تالاب - مہاتما لوگ اور چوتھے مینہ کا برسنا - یہ سب دوسروں کی بھلائی کے لئے جسم دھارن کرتے ہیں۔

۹

برچھا پھلے نہ آپ کو - ندی نہ پیوے نیر
پرسوارتھ کے کارنے سنتن دھرا شریر

ارتھ - درخت ثمر آور ہو کر اپنے آپ کو فائدہ نہیں پہنچاتا - نہ دریا ہی اپنا پانی خود پیتا ہے - دوسروں کی بھلائی کے لئے سنت لوگ دنیا میں پیدا ہوتے ہیں

۱۰

پریمی ڈھونڈھت میں پھروں - پریمی ملے نہ کوئے
پریمی جن کے درس سے سب جگہ پریمی ہوئے

ارتھ - میں پریمی کو ڈھونڈھتی پھرتی ہوں - مگر مجھے کوئی پریمی نہیں ملا - پریمی جن (محبت کرنے والوں) کے درشن سے سب جگہ پریمی ہی پریمی نظر آتے ہیں

۱۱

جیسی لو پہلے لگی - تیسی نبھے اور
اپنے دیہہ کی کو کہے - تارے پرش کروڑ

ارتھ - جیسی لو تو نے اپنے جسم سے لگائی ہوئی ہے - اگر پرماتما سے لگائی ہوتی تو اپنے جسم کے کیا کہنے - اس سے کروڑوں انسان تر جاتے۔

۱۲

پریم بھاؤ اک چاہیئے - بھیس انیک بنائے
چاہے گھر میں باس کر - چاہے بن کو جائے

ارتھ - پریم بھاؤ ایک ہونا چاہیئے - خواہ کتنے ایک بھیس بناؤ - خواہ گھر میں بود و باش رکھو - خواہ جنگل میں چلے جاؤ۔

۱۳

کتھا کیرتن کرن کی - جا کی نس دن ریت
کہیں کبیر وا داس سے نشچے کیجئے پریت

ارتھ - کتھا اور کیرتن کرنا جس کی ہر روز عادت میں داخل ہو گیا ہے - کبیر صاحب کہتے ہیں - کہ اس سے ضرور پریت (محبت) کیجئے۔

۱۴

کتھا کیرتن رات دن - جا کے اودھم دیہہ
کہیں کبیر تا داس کے - ہم چرنن کی کھیہہ

ارتھ - رات دن کتھا کیرتن کرنا جن کا شیوہ ہو گیا ہے - کبیر صاحب فرماتے ہیں - کہ ہم اس شخص کی پاؤں کی خاک ہیں۔

۱۵

سوانس سوانس پر رام کہو - برتھا جنم مت کھوئے
کو جانے اس سوانس کا آون ہوئے نہ ہوئے

ارتھ - سانس سانس پر رام کہو - فضول جنم مت کھو - کیا معلوم کہ پھر سانس آتا بھی ہے یا نہیں۔

۱۶

جا کی پونجی سوانس ہے۔ چھن آوے چھن جائے
تاکو ایسا چاہیئے۔ رہے نام لو لائے

ارتھ۔ جن کی دولت سانس ہے۔ جو کبھی آتی ہے اور کبھی چلی جاتی ہے ایسے اشخاص کو چاہیئے۔ کہ ہردم پربھو بھگتی میں لگا رہے۔

۱۷

کہتا ہوں کہے جات ہوں کہا بجاؤں ڈھول
سوانسا خالی جات ہے۔ تین لوک کا موں

ارتھ۔ کہتا ہوں اور کہتا جاتا ہوں۔ کیا ڈھول بجاؤں۔ سانس خالی جا رہا ہے۔ جس کی قیمت تین لوک کی قیمت کے برابر ہے۔

۱۸

ایسے مہنگے مول کا ایک سوانس جو جائے
چودہ لوک پٹ تر نہیں۔ کیوں تو دھول ملائے

ارتھ۔ ایسی گراں قیمت چیز کا ایک سانس بھی جو گذر جاتا ہے۔ چودہ لوک بھی اس کے برابر نہیں۔ تو کیوں مٹی میں ملا رہا ہے۔

۱۹

نیند نشانی موت کی اُٹھ کبیرا جاگ
اور رسائن چھوڑ کر تو نام رسائن لاگ

ارتھ۔ نیند موت کی نشانی ہے۔ کبیر اُٹھ بیدار ہو۔ تو دوسری رسائن (کیمیا) کو چھوڑ کر پربھو کی بھگتی کی رسائن کی طرف لگ جا۔

۲۰

ایک نام کو جان کر دُوجا دیئے بھلائے

تیرتھ برت جپ تپ نہیں ست گور چرن سمائے

ارتھ۔ ایک پربھُو کے نام کو جان کر دوسرا نام بھلا دینا چاہیئے۔ ست گورُو کے چرنوں میں سما جانے پر تیرتھ برت جپ تپ کی ضرورت نہیں رہتی۔

۲۱

جو یہ ایک نہ جانیا تو بہُو جانے کیا ہوئے
ایکے تے سب ہوت ہیں سب سے ایک نہ ہوئے

ارتھ۔ جو ایک پربھو کے نام کو نہیں جانا تو زیادہ ناموں کے جاننے سے کیا فائدہ ہوگا۔ کیونکہ ایک سے سب ہوتے ہیں۔ مگر سب سے ایک نہیں ہوتا

۲۲

جو یہ ایکے جانیا۔ تو جانا سب جان
جو یہ ایک نہ جانیا تو سب ہی جان اجان

ارتھ۔ جس نے اس ایک (پربھو) کو جان لیا۔ اس نے سب کچھ جان لیا۔ اور جس نے ایک (پربھو) کو نہیں جانا۔ اس نے کچھ بھی نہیں جانا۔

۲۳

سب آئے اس ایک میں ڈال پات پھل پھول
کبیرا پاچھے کیا رہا۔ گہہ پکڑا جب مول

ارتھ۔ اس ایک میں ٹہنی۔ پتے۔ پھل اور پھول سب آجاتے ہیں۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جب مول (جڑھ) کو پکڑ لیا۔ تو پھر پیچھے کیا رہا۔

۲۴

پریم پیالہ جو پیئے سیس دکھشنا دے
لوبھی سیس نہ دے سکے نام پریم کا لے

ارتھ - جو پریم کا پیالہ پیتا ہے - اسے سر دکشنا میں دینا پڑتا ہے - لالچی سر نہیں دے سکتے - وہ ناحق پریم کا نام لیتے ہیں -

۲۵

پریم پریم سب کوئی کہے - پریم نہ جانے کوئے
آٹھ پہر بھنیا رہے - پریم کہاوے سوئے

ارتھ - پریم پریم تو سب کوئی کہتا ہے - مگر پریم کرنا کسی کو نہیں آتا - آٹھ پہر (چوبیس گھنٹے) جو پریم میں مست رہے - وہی پریم کہلاتا ہے -

۲۶

گھٹے بڑھے چھن ایک میں - سو تو پریم نہ ہوئے
اگھٹ پریم پنجر بسے - پریم کہاوے سوئے

ارتھ - جو ایک لمحہ میں کم ہو جاتا اور دوسرے لمحہ میں بڑھ جاتا ہے - اس کو پریم نہیں کہتے - پریم اسے کہتے ہیں - جو جسم کی رگ رگ میں بس چکا ہو - اور کبھی کم نہ ہو -

۲۷

مایا تو ٹھگنی بھئی - ٹھگت پھرے سب دیس
جا ٹھگ نے ٹھگنی ٹھگی - تا ٹھگ کو آدیس

ارتھ - مایا تو ٹھگنے والی ٹھگنی ہے - اور تمام دنیا کو ٹھگتی پھرتی ہے - جس ٹھگ نے اس ٹھگنی کو ٹھگ لیا - اس ٹھگ کو نمسکار ہے -

۲۸

مایا چھایا ایک سی - برلا جانے کوئے
بھگتاں کے پاچھے لگے - سن مکھ بھاگے سوئے

ارتھ - مایا اور سایہ کا ایک خواص ہے - اس کی سمجھ شاذ آدمیوں کو ہے - جو جو لوگ اس مایا سے بھاگتے ہیں - وہ ان کا پیچھا کرتی ہے - اور جو اس کا مقابلہ کرنے پر آجاتے ہیں - وہ ان کے سامنے سے بھاگ جاتی ہے

۲۹

موٹی مایا سب تجیں - جھینی تجی نہ جائے
پیر پیغمبر اولیا - جھینی سب کو کھائے

ارتھ - سب لوگ موٹی مایا کو چھوڑتے ہیں - مگر سوکھشم (لطیف) مایا کسی سے نہیں چھوڑی جاتی - سوکھشم (لطیف) مایا پیر پیغمبر اور اولیا سب کو کھا جاتی ہے -

۳۰

جھینی مایا جن تجی - موٹی گئی ہرائے
ایسے جن کے نکٹ سے سب دکھ گئے بلائے

ارتھ - جنہوں نے سوکھشم (لطیف) مایا کو تیاگ کر دیا - موٹی مایا خود بخود جاتی رہی - اور ایسے بھگتوں کے قریب پھر دکھ نہیں آتے -

۳۱

آس آس جگ پھند یا - رہے ادھ لپٹائے
گورو آس پوری کریں - سبھی آس مٹ جائے

ارتھ - تمام سنساری لوگ آسا کے جال میں پھنسے ہوئے ادھوگتی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں اگر گورو آس پوری کر دیں - تو ساری آس ابھی مٹ جاتی ہے -

۳۲

آسا کا ایندھن کرو۔ منسا کرو بھبھوت
جوگی پھیری یوں پھرو۔ تب بُن آوے سوت

ارتھ۔ آسا کی لکڑی بنا کر جلا دو۔ اور منسا کو خاک سیاہ کردو۔ جوگی! اگر تم اس طرح پھیری پھرنا قبول کرو۔ تو بھی (آتما کیساتھ) تمہارا رشتہ پیدا ہو جائے۔

۳۳

مایا تردر تربدھ کا۔ دُکھ۔ سُکھ۔ سنتاپ
ستیلتا سپنے نہیں پھل پھیکا تن تاپ

ارتھ۔ مایا تین پرکار کا درخت ہے۔ اس سے دُکھ۔ سُکھ سنتاپ پیدا ہوتے ہیں۔ خواب میں بھی اس میں شانتی نہیں ہے۔ اس کا پھل پھیکا۔ اور اس سے تن کو دُکھ ہوتا ہے۔

۳۴

کبیر جگ کو کیا کہوں۔ بھوجل بوڑے داس
ست نام کو چھوڑ کر۔ کریں جگت کی آس

ارتھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ میں لوگوں کی بات کیا کہوں۔ جو بھگت اور سیوک ہیں وہ بھی بھوساگر میں غوطہ کھا رہے ہیں۔ یہ بھی ست نام کو چھوڑ کر جگت کی آشا کر رہے ہیں۔

۳۵

کبیر مایا موہنی۔ موہے جان سوجان
بھاگے ہو چھانڈے نہیں۔ بھر بھر مارے بان

ارتھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ مایا ایسی زبردست موہنی ہے۔ جس نے

گیانی اور اگیانی سب کو ہلاک کر دیا۔ جو اس سے بھاگتے ہیں۔ ان کو بھی نہیں چھوڑتی اور بھر بھر کر تیر مارتی ہے۔

۳۶

کبیر مایا موہنی۔ بھئی اندھیاری لوئے
جو سوتے سو مُس لئے۔ رہے وستو کو کھوئے

ارتھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ مایا موہنی ہے۔ اس کی وجہ سے (بھرم کا) اندھکار ہوتا ہے جو (بھرم اور اگیان کی نیند میں غافل) سوتے ہیں۔ ان کا یہ سب کچھ چھین لیتی ہے اور وہ (آتم) وستو کو کھو بیٹھتے ہیں۔

۳۷

مایا دیپک۔ نر پتنگ۔ بھرم بھرم ماہیں پڑنت
کوئی ایک گورو گیان سے اُبرے سادھو سنت

ارتھ۔ مایا چراغ کی طرح جل رہی ہے۔ اور انسان بھرم کی وجہ سے اس میں گر کر پروانہ کی طرح جل رہے ہیں۔ کوئی شاذ سادھو سنت گورو کے گیان کی مدد سے بچ جاتے ہیں۔

۳۸

سمرن سے من لائیے۔ جیسے کامی کام
ایک پلک بسرے نہیں نس دن آٹھوں جام

ارتھ۔ سمرن تو اس طرح کر جیسے شہوت پرست آدمی استری کا خیال کرتا ہے ایک لمحہ اس کو نہیں بھولتا۔ رات دن اور آٹھوں پہر یاد رکھتا ہے

۳۹

سمرن سے من لائیے۔ جیسے پانی مین

پران - تجے چھن بچھڑے - ست کبیر کہہ دین

ارتھ - سمرن میں اپنے من کو اس طرح لگا دے - جیسے مچھلی کو پانی سے تعلق رہتا ہے - ایک لمحہ کی جُدائی سے اس کی جان نکل جاتی ہے کبیر سچ کہتے ہیں -

۴۰

سمرن سُرت لگائے کر - مُکھ سے کچھو نہ بول

باہر کا پٹ دے کر - انتر کا پٹ کھول

ارتھ - سُرت لگا کر سمرن کر - منہ سے کچھ مت کہہ - باہر کے دروازوں کو بند کر کے اندر کے دروازوں کو کھول دے

۴۱

تن تھِر - من تھِر - بچن تھِر - سُرت نِرت تھِر ہوئے

کہیں کبیر اس پاک کو - کلپ نہ پاوے ہوئے

ارتھ - اگر من - وچن - روح (آتما) سب ٹھہر ہو کر سمرن کریں تو ایسے ایک لمحہ کے سمرن سے جو پھل ملتا ہے - وہ ایک کلپ کے باہر ماضی سمرن سے بہت زیادہ بڑھ کر ہے "

۴۲

دُکھ میں سمرن سب کریں - سکھ میں کرے نہ کوئے

جو سُکھ میں سمرن کرے - تو دُکھ کاہے کو ہوئے

ارتھ ہر شخص کو مالک کی یاد دُکھ میں آتی ہے - مگر سکھ میں کوئی اس کو یاد نہیں کرتا - اگر سکھ میں یاد کرے تو پھر دکھ ہی کبھی نہ ہو -

۴۳

سُکھ میں سمرن نہ کیا - دُکھ میں کیا یاد

کہیں کبیر تا داس کی - کون سنے فریاد

ارتھ - سکھ میں تو یاد نہیں کیا - دکھ میں یاد کر رہے ہیں - کبیر صاحب کہتے ہیں - ایسے داس کی فریاد کون سنتا ہے -

۴۴

سُکھ کے ماتھے سِل پڑے جو نام ہردے سے جائے

بلہاری وا دُکھ کی جو پل پل نام رٹائے!

ارتھ - ہم ایسے سکھ کو نہیں چاہتے - جس کی وجہ سے مالک کا نام بھول جائے - پتھر پڑیں ایسے سکھ پر - ہم تو اس دُکھ پر قربان ہیں - جو دم دم پر مالک کی یاد دلاتا ہے "

۴۵

سمرن کی سُدھ یوں کرو - جیوں گاگر پنہار

ہالے ڈولے سُرت میں - کہیں کبیر وچار

ارتھ - مالک کی یاد اس طرح کرو - جیسے پانی بھرنے والی کہاری سر پر دو چار گھڑے رکھے ہوئے جا رہی ہے - راہ میں اپنی سہیلیوں سے ہنسی ٹھٹھا بھی کرتی جاتی ہے - لیکن اس کا خیال گھڑوں پر ہے - وہ ہلتی ڈولتی بھی ہے - لیکن ایک لمحہ کے لئے بھی گھڑوں کا خیال دل سے دور نہیں کرتی - اس بات کو کبیر صاحب وچار کر کے کہتے ہیں -

۴۶

سمرن کی سُدھ یوں کرو - جیسے دام کنگال

کہیں کبیر بسرے نہیں - پل پل لیت سنبھال

ارتھ - مالک کی یاد اس طرح کرو - جیسے مفلس کنگال اپنے روپیہ پیسہ کا دھیان رکھتا ہے - وہ اس کو ذرا بھی نہیں بھولتا - پل پل اسی کا خیال رکھتا ہے -

۴۷

جیوں نینوں میں پوتلی - تیوں مالک گھٹ ماںہہ
مورکھ لوگ نہ جانیئے باہر ڈھونڈن جاںہہ

ارتھ - جیسے آنکھ میں پتلی ہے - ویسے ہی مالک دل میں ہے - مگر نادان اس کو نہیں جانتے - باہر تلاش کرتے ہیں -

۴۸

جیوں تل ماہیں تیل ہے - جیوں چقمک میں آگ
تیرا مالک تجھ میں - جاگ سکے تو جاگ

ارتھ - جیسے تل میں تیل رہتا ہے اور جیسے چقماق میں آگ رہتی ہے - ویسے ہی تیرا مالک تیرے اندر ہے اگر تجھ کو جاننا ہے تو جان لے -

۴۹

جا کارن جگ ڈھونڈھیا - سو تو ہردے ماںہہ
پردہ دیا بھرم کا - تا سے سوجھے ناںہہ

ارتھ - جس کی جستجو میں ہم دربدر پھرتے رہے - وہ ہمارے دل میں ہے صرف بھرم کا پردہ پڑا ہے اس سے نظر نہیں آتا تھا -

۵۰

کٹھنی میٹھی کھانڈ سی - کرنی وش کی لوئے!
کٹھنی سے کرنی کرے - تو وش سے امرت ہوئے

ارتھ - باتیں بنانا شکر کی طرح میٹھا ہے - لیکن کرنا زہر ہے - اگر زبانی جمع خرچ چھوڑ کر انسان کرم کرنے لگے - تو زہر بھی امرت ہو جاتا ہے -

۵۱

آب گئی - آدر گیا - نینوں گیا سنیہہ
یہ تینوں تب ہی گئے جب ہی کہا کچھ دیہہ

ارتھ - جب کسی نے کسی چیز کا سوال کیا - اسی وقت اس کی عزت و حرمت جاتی رہی - اور آنکھوں کا پانی گر گیا -

۵۲

مانگن گئے سو مر رہے - مرے جو مانگن جاںہہ
تن سے پہلے وہ مرے جو ہوت کرت ہیں ناںہہ

ارتھ - جو مانگنے گئے وہ مر رہے - جو اب مانگنے جائیں گے - وہ مر رہینگے ان دونوں سے پہلے وہ مرتے ہیں جو ہوتے ہوئے بھی "نہیں" کرتے ہیں -

۵۳

مانگن مرن سمان ہے - مت کوئی مانگے بھیکھ
مانگن سے مرنا بھلا - یہ ست گور کی سیکھ

ارتھ - اس لئے کوئی شخص بھیکھ کبھی نہ مانگے - کیونکہ مانگنا مرنے کے برابر ہے - ست گورو کی یہ تعلیم ہے کہ جو مانگتا ہے - وہ مردہ ہے -

۵۴

چاہ مٹی - چنتا گئی - منوا بے پرواہ
جن کو کچھو نہ چاہیئے سوئی شہنشاہ

ارتھ۔ خواہش کو دبا دو۔ فکر مغلوب ہو جائے گی۔ دل بے پرواہ ہو جائیگا جس میں کوئی خواہش نہیں۔ وہ ہی دراصل شہنشاہ ہے۔

۵۵

کبیر کہا گر بھیٹا۔ کال گہے کر کیس
نا جانوں کت مارسی۔ کیا گھر کیا پردیس

ارتھ۔ کبیر تو مغرور کیوں ہے؟ موت نے تیری چوٹی پکڑ رکھی ہے۔ کون جانے گھر میں مارے گی یا پردیس میں۔

۵۶

ہاڈ جلے جیوں لکڑی۔ کیس جلیں جیوں گھاس
سب جگ جلتا دیکھ کر بھئے کبیر اداس

ارتھ۔ ہڈی مثل لکڑی کے جلتی ہے۔ اور سر کے بال گھاس کی طرح جلتے ہیں تمام سنسار کو جلتا دیکھ کر کبیر کے دل پر اداسی چھا گئی۔

۵۷

پانی کا ہے بلبلا اس مانش کی ذات
دیکھت ہی چھپ جائیں گے جیوں تارا پربھات

ارتھ۔ انسان کی ہستی پانی کا بلبلا ہے۔ یہ اسی طرح دیکھتے دیکھتے چھپ جائے گی۔ جیسے صبح کو تارے چھپ جاتے ہیں۔

۵۸

رات گنوائی سو کر۔ دوس گنوایا کھائے
ہیرا جنم انمول تھا۔ کوڑی بدلے جائے

ارتھ۔ رات سونے میں گنوا دی اور دن کو کھانے میں ضائع کر دیا۔ یہ

انسانی ہستی قیمتی گوہر تھی۔ اس کو کوڑی کے بدلے یونہی برباد کر دیا۔

۵۹

آج کہے میں کل بھجوں۔ کال کہے پھر کال
آج کل کے کرت ہی۔ اوسر جاسی چال

ارتھ۔ آج کہتا ہے۔ میں کل بھجوں گا۔ اور کل کہتا ہے کل۔ آج کل پر ٹالتے ٹالتے موقع ہاتھ سے نکلا جاتا ہے۔

۶۰

کل بھجنتا آج بھج۔ آج بھجنتا اب
پل میں پرلے ہو وئیگی پھیر بھجیگا کب

ارتھ۔ اگر کل پربھو کا سمرن کرنا ہے تو آج سمرن کرے۔ اگر آج پربھو کا سمرن کرنا ہے۔ تو اب کرے۔ جب موت نے تجھے آن گھیرا تو پھر کب پربھو کا سمرن کرے گا۔

~~~ ٦١ ~~~

دیہہ دھرے کا گُن یہی دیہہ دیہہ کچھ دیہہ
داس کبیرا دیہہ تو جب لگ تیری دیہہ

ارتھ۔ شریر دھارن کرنے کا وصف اسی بات میں ہے کہ دیتا رہ۔ جب تو مر جائے گا۔ تب کون تجھ سے مانگنے آئے گا۔

~~~ ٦٢ ~~~

پانی بھرن پنہاریاں۔ رنگا رنگ گھڑے
بھریا اس دا جانیئے جس دا توڑ چڑھے

ارتھ۔ پنہاریاں یعنی (کہاریاں) پانی بھر رہی ہیں۔ ان کے مختلف رنگوں اور قسموں کے گھڑے ہیں۔ ان ہی گھڑوں کو بھرا ہوا سمجھئے جو بھرے ہوئے منزل مقصود پر پہنچ جائیں۔

~~~ ٦٣ ~~~

آتے ہیں سو جائیں گے۔ راجہ رنگ فقیر
ایک سنگھاسن چڑھ چلے اک بندھے جات زنجیر

ارتھ۔ جو آتے ہیں سو جائیں گے۔ خواہ راجہ ہوں مفلس ہوں یا فقیر (فرق صرف اتنا ہوگا) کوئی سنگھاسن پر چڑھا جا رہا ہے۔ کوئی زنجیروں سے جکڑا ہوا جا رہا ہے۔

~~~ ٦٤ ~~~

مانش جنم دُربھ ہے۔ ملے نہ بارم بار
ترور سوں پتا جھڑے۔ پھر نہ لاگے ڈار

ارتھ۔ انسانی جنم مشکل سے ہاتھ آتا ہے۔ یہ بار بار نہیں ملتا۔ جسطرح

کو درخت سے پتا گر پڑتا ہے اور وہ پھر شاخ میں دوبارہ نہیں لگ سکتا۔

~~~ ٦٥ ~~~

کبیرا مکھ سو ہی بھلا۔ جا مکھ نکسے رام
جا مکھ رام نہ نکسے وہ مکھ ہے کس کام

ارتھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ وہ منہ اچھا ہے۔ جس منہ سے رام کا نام نکلے۔ اور جس منہ سے رام کا نام نہ نکلے۔ وہ منہ کس کام کا۔

~~~ ٦٦ ~~~

کبیرا سوتا کیا کرے۔ جاگو جپو مرار
ایک دناں ہے سوونا لمبے پاؤں پسار

ارتھ۔ اے کبیرا تو سویا ہوا کیا کر رہا ہے۔ بیدار ہو اور پربھو کا سمرن کرے۔ ایک دن تجھے لمبے پاؤں پسار کر سونا پڑیگا۔

~~~ ٦٧ ~~~

گور بھگتی اتی کٹھن ہے جیوں کھانڈے کی دھار
بنا ساچے پہنچے نہیں مہا کٹھن بیوپار

ارتھ۔ گور بھگتی بہت مشکل ہے۔ یہ دو دھاری تلوار ہے۔ جب تک بالکل سچا نہ ہوگا۔ کبھی رسائی حاصل نہ ہوگی۔

~~~ ٦٨ ~~~

آیا تھا کس کام کو تو سویا چادر تان
سُرت سنبھال اب غافلا اپنا آپ پہچان

ارتھ۔ تجھے یاد ہے کہ کس کام کے لیئے اس جہان میں آیا تھا۔ تُو تو یہاں آکر چادر اوڑھ کر سو رہا ہے۔ اے غافل اب ہوش سنبھال

اور آپ کو پہچان کر تو کون ہے اور تیرے یہاں آنے کا کیا باعث ہے؟

۶۹

سکل رین سووت گئی اودے بھیو ہے بھان
اُٹھ اور بھج بھگوان کو جو تو چاہے کلیان

ارتھ - تمام رات سوتے گذر گئی - سورج بھگوان نکل آئے - بیدار ہو - اور پربھو کا سمرن کرے - اگر تو کلیان چاہتا ہے۔

۷۰

یہ تو گھر ہے پریم کا - خالہ کا گھر نا نہہ
سیس کاٹ بھوئیں میں دھرے تب آوے گھر مانہہ

ارتھ - یہ پریم کا گھر ہے - خالہ کا گھر نہیں پہلے سر کاٹ کر زمین پر رکھو - تب گھر میں آنے کی ہوس کرو۔

۷۱

جو تو پیاسا پریم کا سیس کاٹ کر گوئے
جب تو ایسا کرے گا تب کچھ ہوئے تو ہوئے

ارتھ - اگر تجھ میں پریم کی پیاس ہے - تو پہلے سر کاٹ دے - تب اس کی تلاش کر - جب تو ایسا کرے گا - تب کچھ ہو سکے گا۔

۷۲

مالا پھیرت جُگ بھیا - مِٹا نہ من کا پھیر
من تا مالا کو پھیر ئیے - جا میں گانٹھ نہ ایر

ارتھ - مالا پھیرتے ہوئے ایک مدت گذر گئی - مگر من کی دبدھا نہ مٹی - تو من کی مالا کو پھیرتا رہ - جس میں گانٹھ ہے اور نہ ایر - کچھ بھی نہیں ہے

۷۳

مالا تو کر میں پھرے - جیبھ پھرے مُکھ مانہہ
منوا تو دس دِش پھرے یہ تو سمرن نا نہہ

ارتھ - مالا تو ہاتھ میں کھٹ کھٹ کر پھر رہی ہے - منہ میں زبان رام رام کہتے ہوئے پھر رہی ہے - اور من دسوں دشاؤں میں پھرتا ہے - اس کو کون سمرن کہے گا؟

۷۴

جو جیا اپنے دُکھ سنہارو
سو دُکھ ویاپ رہا سنسار و

ارتھ - ہے جیو! جس دُکھ سے تو پریشان ہے - وہی دُکھ تمام دُنیا میں محیط ہے۔

۷۵

مایا موہ بندھ سب لوئی
ایسے لابھ - مول کو کھوئی

ارتھ - سب لوگ مایا موہ میں پھنسے ہوئے ہیں - اور تھوڑے نفع کے لئے اصلی پُونجی بھی کھو بیٹھے ہیں۔

۷۶

بہت دِنن کی جووتی - باٹ تمہاری رام
جیا ترسے تم ملن کو - من ناہیں بسرام

ارتھ - ہے رام میں بہت دنوں سے تمہاری راہ دیکھ رہی ہوں - تم سے ملنے کے لئے میرا دل تڑپ رہا ہے - دل میں ذرا بھی شانتی نہیں۔

۷۷

برہ بھُوانگم تن بسے۔ منتر نہ لاگے کوئے
رام دیوگی نہ جیئے۔ جیئے تو بورے ہوئے

ارتھ۔ جب تک دیوگ روپی سانپ (مجسم فراق سانپ) جسم میں نواس کرتا (بستا) ہے تب تک اس پر کوئی منتر نہیں لگ سکتا رام سے بچھڑا ہوا انسان تو پہلے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر زندہ رہ بھی جائے تو پاگل ہو جاتا ہے۔

۷۸

ہری سنگت سیتل بھیا۔ مٹی موہ کی تاپ
نس باسر سُکھ ندھی لہا۔ انتر پرگٹا آپ

ارتھ۔ ایشور کی سنگت سے جیو آتما شانت ہو گیا۔ اور موہ مایا سے پیدا ہوئی جلن دُور ہو گئی۔ پھر کیا تھا رات دن آنند ہی آنند ملنے لگا۔ اور ہردہ میں ساکشات بھگوان ظاہر ہو گئے۔

۷۹

جب میں تھا تب ہری نہیں اب ہری ہیں میں ناہیں
سب اندھیارا مٹ گیا۔ دیپک دیکھا ماہیں

ارتھ۔ جب تک جیو کو غرور تھا تب تک وہ ایشور سے بہت دور تھا۔ مگر جب اس کا غرور مٹ گیا۔ تب اس نے ایشور کو حاصل کر لیا اور تمام تاریکی علم کی روشنی میں غائب ہو گئی۔

۸۰

کایا کمنڈل بھر لیا۔ اجھل نرمل نیر



تن من جیون بھر لیا۔ پیاس نہ مٹی سریر

ارتھ۔ شریر (جسم) روپی کمنڈل میں رام نام روپی شفاف پانی بھر لیا۔ اور تن من سے زندگی بھر پیا تو بھی شریر (جسم) کی پیاس نہ بجھی۔

۸۱

بھاری کہوں تو بہو ڈروں۔ ہلکا کہوں تو جھوٹھ
میں کا جانوں رام کو۔ نینن کبھی نہ دیٹھ

ارتھ۔ اگر یہ کہوں کہ رام بھاری (وزن دار) ہیں۔ تو مجھے بہت ڈر لگتا ہے اگر یہ کہوں۔ کہ وہ ہلکے ہیں تو جھوٹ بولتا ہوں۔ بھلا میں رام کو کیا جانوں۔ کیونکہ میں نے کبھی انہیں اپنی آنکھوں سے تو دیکھا ہی نہیں۔

۸۲

آس ایک جیا رام کی۔ دوجی آس نراس
پانی ماہیں گھر کرے۔ تو بھی مرے پیاس

ارتھ۔ صرف ایک رام کی آشا آشا ہے۔ اور دوسری آشا نراشا ماتر ہے۔ دوسروں کی آشا کرنے والے ایسے ہیں۔ جو پانی میں رہتے ہوئے پیاسوں مرتے ہیں۔

۸۳

ڈھول۔ دمامہ۔ ڈُگڑی۔ سنہائی سنکھ بھیر
اکثر چلے بجائی کے ہے کوئی رکھے پھیر

ارتھ۔ ڈھول۔ نقارہ ڈُگڑی۔ سنہائی۔ سنکھ۔ ترہی وغیرہ باجے بجا کر جیو اکیلے ہی چل دیا۔ کیا کوئی ایسا ہے۔ جو اسے پھر واپس لا سکتا ہے۔

کہاں کیٹو ہم آئے کے - کہا کریں گے جائے
اِت کے بھیئے نہ اُت کے چل بھیئے مول گنوائے

ارتھ - ہم نے اس سنسار میں آکر کیا کیا اور یہاں سے جاکر ہی کیا کریں گے؟ نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے - جو پونجی پاس تھی اسے بھی کھو چلے -

~~~~~~~ ۸۵ ~~~~~~~

یہ تن تو سب بن بھیا - کرم ہی بھیئے کلہار
آپ آپ کو کاٹے ہیں - کہے کبیر وچار

ارتھ - کبیر صاحب وچار کر کہتے ہیں - یہ تمام جسم تو جنگل کے سمان ہے اور کرم کلہاڑی کے سمان ہیں - وہ تو ایک دوسرے کو کاٹ رہے ہیں یعنی اس جسم سے کرم کٹ جائیں گے اور کرم کٹ جانے سے جسم کا بندھن چھوٹ جائیگا اور آتما مکت ہو جائے گی -

~~~~~~~ ۸۶ ~~~~~~~

کرنا تھا سو کیوں کیا - اب کر کیوں پچھتائے
بویا پیڑ ببول کا - آم کہاں سے کھائے

ارتھ - جو تجھے نہیں کرنا تھا - وہ تونے کیوں کیا - اب وہ کرکے کیوں پچھتا رہا ہے - اب کیکر کا درخت بوکر آم کھانے کی خواہش فضول ہے -

~~~~~~~ ۸۷ ~~~~~~~

سوامی ہونا سو رہا - دُورا ہونا داس
گانڈر آئی اُون کی باندھی چرے کپاس

ارتھ - سوامی بننا تو دُور رہا - داس (خادم) بننا بھی مشکل ہے -

جیسے اُون کے لئے لائی ہوئی بھیڑ بندھے بندھے کپاس بھی چر گئی -

~~~~~~~ ۸۸ ~~~~~~~

راس پرائی راکھتا - کھایا گھر کا کھیت
اَورن کو پربودھتا - مُکھ میں پریا ریت

ارتھ - تو دوسروں کی راس کی رکھوالی (حفاظت) کرتا ہے - اور خود اپنے گھر کا کھیت کھا گیا - دوسروں کو تو گیان سکھاتا پھرتا ہے - لیکن خود تیرے منہ میں ریت پڑی ہوئی ہے -

~~~~~~~ ۸۹ ~~~~~~~

پوتھی پڑھ پڑھ جگ مؤا - پنڈت بھیا نہ کوئے
ایک اکھشر پیُو کا پڑھے سو پنڈت ہوئے

ارتھ - دُنیا کتابیں پڑھ پڑھ کر مر گئی - مگر کوئی پنڈت (عالم فاضل) نہ ہو سکا - جو پریتم (ایشور) کا ایک حرف پڑھے وہی پنڈت ہے -

~~~~~~~ ۹۰ ~~~~~~~

اُونچے کُل کا جنمیا - کرنی اونچ نہ ہوئے
سوَرن کلس سُرا بھرا - سادھو نندا سوئے

ارتھ - صرف اُونچے کُل (اعلےٰ خاندان) میں جنم لینے سے کرتویہ (فرائض) اعلےٰ نہیں ہو جاتے - جیسے شراب سے بھرے ہوئے سونے کے بنی کلس کی سادھو لوگ (نیک اصحاب) بدگوئی کرتے ہیں -

~~~~~~~ ۹۱ ~~~~~~~

کاجر کیری کوٹھڑی - کاجر ہی کا کوٹ
~~~~~~~

بلہاری تاداس کی رہے رام کی اوٹ

ارتھ۔ اس کا جل (برائیوں) کے بنے ہوئے سنسار روپی قلعہ میں کاجل ہی کا بنا ہوا یہ شریر روپی کمرہ ہے۔ چاروں طرف سے برائیوں ہی سے گھرے رہنے پر یہ شریر بھلائی کیسے کرسکتا ہے۔ بلہاری تو اس داس کی جو ایسے ناموافق حالت میں رام کا آشرا کرتا ہے۔

~~~~~~~ ۹۲ ~~~~~~~

کبیرا خالق جاگیا۔ اور نہ جاگے کوئے
جاگے وشئی وِش بھرا۔ داس بندگی ہوئے

ارتھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس سنسار میں یا تو خالق (دُنیا کا پیدا کنندہ) جاگتا ہے یا شہوانی جذبات کے زہر سے بھرا ہوا عیاش جاگتا ہے یا بھگت اپنے سوامی کے گن گان کرنے کے لئے جاگتا ہے۔ ان تینوں کو چھوڑ کر اور کوئی نہیں جاگتا۔

~~~~~~~ ۹۳ ~~~~~~~

کبیرا ہردی پیری۔ چُونا اُجر بھانے
رام سنیہی یوں ملے۔ دونوں ورن گنوائے

ارتھ۔ کبیر داس جی کہتے ہیں۔ کہ ہلدی پیلی ہوتی ہے۔ اور چونا سفید ہوتا ہے۔ لیکن دونوں کے باہم ملانے سے دونو کا رنگ جاتا رہتا ہے۔ اسی طرح رام اور بھگت اپنے ورن کو کھو کر باہم مل جاتے ہیں۔

~~~~~~~ ۹۴ ~~~~~~~

بھُو کا بھُو کا کیا کرے۔ کہا سناوے لوگ

بھانڈا گاڑھ جن مُکھ دیا۔ سوئی پُورن جوگ

ارتھ۔ تو بھُو کا بھُو کا کیا چلاتا ہے۔ لوگوں کو کیا سناتا ہے۔ ارے جس نے اس برتن روپی شریر کو بنا کر منہ دیا ہے۔ وہی پرماتما اسے بھرنے کے یوگیہ ہے۔

~~~~~~~ ۹۵ ~~~~~~~

جا کو جیتا نرمیا۔ تا کو تیتا ہوئے
رتی گھٹے نہ تل بڑھے جو سر کوٹے کوئے

ارتھ۔ جس کے لئے جتنا بنایا گیا ہے۔ اس کو اتنا ہی ملتا ہے۔ خواہ کوئی سر پیٹتے پیٹتے مرجائے۔ مگر اس میں نہ تو کوئی رتی بھر گھٹ سکتا ہے اور تل بھر بڑھ سکتا ہے۔

~~~~~~~ ۹۶ ~~~~~~~

سائیں سے سب ہوت ہے بندے سے کچھ ناہیں
رائی تے پربت کرے۔ پربت رائی ماہیں!

ارتھ۔ پرماتما سب کچھ کرسکتا ہے داس (جیو) کچھ نہیں کرسکتا۔ پرماتما چاہے تو رائی کا پربت بنا دے اور پربت کو رائی میں تبدیل کر دے

~~~~~~~ ۹۷ ~~~~~~~

وَید مؤا۔ روگی مؤا۔ مؤا سکل سنسار
ایک کبیرا نہ مؤا۔ جے ہی کے رام ادھار

ارتھ۔ کبیر داس جی کہتے ہیں۔ کہ وید مرگیا۔ مریض مرگیا۔ تمام سنسار مرگیا۔ صرف وہی موت سے بچا۔ جس کو رام کا آشرا تھا۔

—— ۹۸ ——

ہم دیکھت جگ جات ہے۔ جگ دیکھت ہم جاہیں
ایسا کوئی نہ ملے۔ پکڑ چھڑا دے باہیں!

ارتھ۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سنسار اٹھا جا رہا ہے۔ اور سنسار دیکھتا ہے کہ ہم چلے جا رہے ہیں۔ مگر ایسا کوئی نہیں ہے۔ جو بازو پکڑ کر موت سے چھڑا دے۔

—— ۹۹ ——

کمودنی جلہر بسے۔ چندا بسے آکاس
جو جاہی کی بھاونا۔ سو تاہی کے پاس

ارتھ۔ جو جس سے پریم کرتا ہے۔ وہ اس کے پاس ہے۔ جیسے کمودنی تالاب میں رہتی ہے۔ اور چندرماں آکاش میں۔ مگر چندرماں کے اودے ہوتے ہی کمودنی کھل اٹھتی ہے۔

—— ۱۰۰ ——

جھوٹے سُکھ کو سُکھ کہیں۔ مانت ہیں من مود
خلق چبینا کال کا کچھ مکھ میں کچھ گود!!!

ارتھ۔ لوگ سنسار کے جھوٹے سُکھ کو سُکھ مان کر دل میں خوش ہوتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ تمام دنیا موت کی خوراک ہے۔ جس میں سے کچھ تو موت کے مُنہ میں چلی گئی ہے۔ اور کچھ گود میں رکھی ہوئی ہے۔

—— ۱۰۱ ——

کبیر اگھاس نہ نندیئے۔ جو پاؤں تل ہوئے

اُڑ کے پڑے جو آنکھ میں کھرا دُہیلا ہوئے

ارتھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جو گھاس پاؤں کے نیچے پڑی ہو۔ اسے بھی حقیر نہ سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ اگر وہی اُڑ کر آنکھ میں پڑ جائے تو سخت تکلیف ہونے لگتی ہے۔

—— ۱۰۲ ——

داتا کے ہے دھن گھنا۔ سر سُورے کے بنیس
پتی برتا کے تن نہیں۔ پت راکھے جگدیش

ارتھ۔ دانی پرش غریب ہونے پر بھی بہت دولتمند ہے۔ ویر پُرش (بہادر شخص) کے ایک سر ہوتا ہوا بھی بیس سروں کے برابر ہے۔ اور پتی برتا استری شریر دھارن کرتے ہوئے بھی (جسم رکھتے ہوئے بھی) جسم کے بغیر ہے۔ ان تمام کی لجا (شرم) بھگوان رکھتے ہیں۔

—— ۱۰۳ ——

کبیر اجپنی کاٹھ کی۔ کیا دکھلا وے تو
ہردے نام نہ جپیا۔ ایہہ جپنی کیا ہو

ارتھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ تو مجھے کاٹھ کی جپنی (لکڑی کی مالا) کیا دکھلاتا ہے۔ جب تو نے دل سے رام رام کا سمرن نہیں کیا تو پھر اس لکڑی کی مالا پھیرنے سے کیا فایدہ؟

—— ۱۰۴ ——

کبیرا تیری جھونپڑی گل کٹئن کے پاس
کرن گے سو بھرن گے تم کیوں بھئے اُداس

ارتھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ تیری جھونپڑی گلا کاٹنے والوں کے

مکان کے نزدیک ہے جو جیسا کرے گا۔ ویسا ہی اس کو پھل ملیگا۔ تم
کیوں اُداس ہو گئے۔

—— ۱۰۵ ——

ساچ برابر تپ نہیں۔ جھوٹ برابر پاپ
جا کے ہیتر ساچ ہے۔ تا کے ہیتر آپ

ارتھ۔ سچائی کے برابر کوئی تپ (ریاضت) نہیں۔ اور جھوٹ برابر کوئی پاپ (گناہ) نہیں۔ جن کے اندر سچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ان کے اندر پرماتما نواس کرتے ہیں۔

—— ۱۰۶ ——

سمرن کی سُدھ یوں کرو۔ جیُوں سُرہی ست مانہہ
کہیں کبیر چارہ چرت بسرے کبہُوں نانہہ

ارتھ۔ مالک کی یاد اس طرح کرو۔ جیسے گائے اپنے بچے کا دھیان رکھتی ہے۔ وہ فاصلہ پر چارہ چر رہی ہے۔ بچھڑا کھونٹے سے بندھا ہے کیا مجال کوئی اس کے پاس چلا جائے۔ گائے چارہ چرتے ہوئے بھی اس کا خیال رکھتی ہے۔

—— ۱۰۷ ——

مالا پھیرت من خوشی۔ تاسے کچھو نہ ہوئے
من مالا کے پھیرتے۔ گھٹ اُجیارا ہوئے

ارتھ۔ مالا پھیرنے سے تمہارا من خوش ہو تو ہو۔ مگر اس سے کچھ نفع نہ ہوگا من کی مالا پھیرنے سے تم روشن ضمیر بن جاؤ گے۔

—— ۱۰۸ ——

پھل کارن سیوا کرے۔ تجے نہ من سے کام
کہیں کبیر سیوک نہیں۔ چہے چوگنا دام

ارتھ۔ جو کسی غرض کے باعث سیوا کرتا ہے۔ اور من سے خواہشات کو دُور نہیں کرتا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ وہ سیوک نہیں۔ چوگنا دام مانگنے والا مزدور ہے۔

—— ۱۰۹ ——

جہاں کام تہاں نام نہیں۔ جہاں نام نہیں کام
دونوں کبھوں ناہیں ملیں۔ روی رجنی اک ٹھام

ارتھ۔ جہاں کام رہتا ہے۔ وہاں نام نہیں رہتا۔ جہاں نام نہیں رہتا وہاں کام رہتا ہے۔ سورج اور چاند دونوں ایک جگہ کبھی نہیں مل سکتے۔

——————

۱۱۰

کالا مُنہ کر مان کا ۔ آدر لا دے آگ
مان بڑائی چھوڑ کر ۔ رہے نام لو لاگ

ارتھ ۔ تو عزت کی خواہش کا منہ کالا کر اور شہرت کو آگ لگا دے مان بڑائی چھوڑ کر مالک کے نام سے لو لگا ۔

۱۱۱

لینے کو ست نام ہے ۔ دینے کو اَن دان
ترنے کو ہے دینتا ۔ بوڑن کو ابھیمان

ارتھ ۔ اگر لینا ہے تو ست نام (پربھو کا نام) لے ۔ اور اگر دینا ہے ۔ تو اناج دے ۔ بھو ساگر سے پار اُترنے کے لئے حلیمی ہے ۔ اور ڈوبنے کے لئے غرور ہے ۔

۱۱۲

جب ہی نام ہردے دھر لیو ۔ بھئیو پاپ کو ناش
مانو چنگی اگنی کی ۔ پری پرانے گھاس ؛

ارتھ ۔ جب پربھو کا نام ہردے میں لیا ۔ تب ہی پاپوں کا ناش ہو گیا جس طرح آگ کی چنگاڑی گھاس پر پڑنے سے گھاس جل کر راکھ ہو جاتی ہے ۔

۱۱۳

جاگن سے سوون بھلا ۔ جو کوئی جانے سوئے
انتر لو لاگی رہے ۔ سہجے سمرن ہوئے

ارتھ ۔ جاگنے سے سونا اچھا ہے اگر کوئی سونا جانتا ہو ۔ اگر اندر پرماتما

سے لو لگی رہے ۔ تو آسانی سے سمرن ہوتا ہے ؛

۱۱۴

کبیرا سب جگ نردھنا ۔ دھنونتا نہیں کوئے
دھن ونتا سوئی جانیئے ۔ جا ہی رام دھن ہوئے

ارتھ ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ تمام سنسار نردھن (غریب) ہے کوئی بھی دھن وان (دولتمند) نہیں ۔ دولتمند اس کو سمجھئے ۔ جس کے پاس رام نام کا دھن ہے ؛

۱۱۵

سمرن سوں من لائیے جیسے کیڑا بھرنگ
کبیر بسارے آپ کو ہوئے جائے تے ہی رنگ

ارتھ ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ سمرن سے اس طرح من لگا ۔ جس طرح کیڑے اور مکھی کا حال ہوتا ہے ۔ کیڑا جب مکھی کے جال میں پھنس جاتا ہے ۔ تو اپنے آپ کو بھول کر مکھی کے رنگ کا ہو جاتا ہے ۔

۱۱۶

جپ ۔ تپ ۔ سنیم سادھنا سمرن کے ماہیں
کبیرا جانے رام جن ۔ سمرن سم کچھ ناہیں !!

ارتھ ۔ جپ ۔ تپ ۔ سنیم سادھنا ۔ سب سمرن کے طریقے ہیں ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ یہ صرف رام جن ہی جان سکتے ہیں ۔ کہ سب رام نام سمرن کی برابری نہیں کر سکتے ۔

۱۱۷

چنتا تو ہری نام کی۔ اور نہ چنتوے داس!
جو کچھ چنتوے نام بن۔ سوئی کال کی پھانس

ارتھ۔ جن کے دل میں صرف ہری کی چنتا (فکر) ہے۔ وہ اور کسی کا نام نہیں جپتے۔ جو پربھو کے نام کو چھوڑ کر کسی اور کا نام جپتے ہیں۔ وہی موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۱۱۸

باہر کیا دکھرائیے۔ انتر جپئے رام
کہا کاج سنسار سے۔ تجھے دھنی سے کام

ارتھ۔ باہر دکھلانے سے کیا فائدہ؟ دل کے اندر رام کا سمرن کر۔ تجھے دُنیا سے کیا مطلب؟ اور دولتمند سے کیا غرض؟

۱۱۹

سہجے ہی دُھن لگی رہے۔ کہہ کبیر گھٹ ماہیں
ہردے ہری ہری ہوت ہے مُکھ کی حاجت ناہیں

ارتھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ دل کے اندر پربھو کا سمرن آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اگر ہردے میں ہری ہری ہوتا رہے۔ تو منہ سے بولنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

۱۲۰

اس اوسر چیتا نہیں۔ پشو جیون پالی دیہہ
رام نام جانا نہیں۔ انت پری مُکھ کھیہ

ارتھ۔ اب تک تجھے ہوش نہیں آئی۔ تو نے اپنے جسم کی حیوانوں کی طرح پرورش کی۔ تو نے رام کا نام سمرن نہیں کیا۔ اس لئے آخر

تیرے منہ پر خاک ڈالی گئی۔

۱۲۱

اُجول پہرے کپڑا۔ پان سپاری کھائے
ایک ہی ہری کے نام بن باندھا یم پور جائے

ارتھ۔ خواہ کتنے ہی صاف شفاف لباس زیب تن کرے۔ اور پان سپاری کھائے۔ لیکن اگر تو نے ہری کا نام نہیں جپا۔ تو سیدھا نرک کو جائے گا۔

۱۲۲

پانچ پہر دھندے گیا۔ تین پہر رہا سوئے
ایک پہر ہری نام نہ جپیا۔ مکتی کہاں سے ہوئے

ارتھ۔ تو نے پانچ پہر تو دُنیاوی کاروبار میں ضائع کر دیئے۔ اور تین پہر سو کر گذار دیئے۔ ایک پہر بھی تو نے ہری کا نام نہیں جپا پھر مکتی کیسے ہوگی۔

۱۲۳

دھوم دھام سے دن گیا۔ سوچت ہو گئی سانجھ
ایک گھڑی ہری نام نہ جپیا۔ جننی جن بھئی بانجھ

ارتھ۔ دن دھوم دھام سے گذر گیا۔ اور سوچتے سوچتے شام ہو گئی۔ مگر تو نے ایک گھڑی بھی ہری کا نام نہ جپیا۔ جننی تجھے جن کر بانجھ ہو گئی۔

۱۲۴

کبیرا یہ تن جات ہے۔ سکے تو ٹھور لگائے

کے سیوا کر سادھو کی ۔ کے گوبند گن گائے

ارتھ ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ یہ تن جا رہا ہے ۔ اگر تجھ سے ہو سکے ۔ تو اسے ٹھکانے لگا ۔ یہ تو بتلا تو نے کتنے سادھوؤں کی سیوا کی ہے ۔ اور کتنی ترہ گوبند کے گن گائے ہیں ۔

—— ۱۲۵ ——

سانس سپھل سوئی جانیئے ۔ ہری سمرن میں جائے
اور سانس یونہی گئے ۔ کر کر بہت اپائے

ارتھ ۔ سانس وہی سپھل ہے ۔ جو ہری نام میں جائے ۔ اور سانس بے فائدہ گئے ۔ جو ہری سمرن کے بنا کبھی اور دھندے میں لگا دئے

—— ۱۲۶ ——

کیا بھروسہ دیہہ کا بنسی جات چھن ماہیں
سانس سانس سمرن کرو اور یتن کچھ ناہیں

ارتھ ۔ اس جسم کا کیا بھروسہ ۔ جو پل میں مٹا جا رہا ہو ۔ سانس سانس پر پربھو سمرن کرو ۔ اور یتن کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ۔

—— ۱۲۷ ——

کتھا کیرتن کل وشئے ۔ بھوساگر کی ناؤ
کہہ کبیر یا جگت میں ناہیں اور اپاؤ!!

ارتھ ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ اس کلجگ میں بھوساگر پار اترنے کے لئے کتھا کیرتن کشتی کے بغیر اور کوئی ذریعہ نہیں ۔

—— ۱۲۸ ——

جیون تھوڑا ہی بھلا جو ہری سمرن ہوئے
لاکھ برس کا جیونا ۔ لیکھے دھرے نہ کوئے

ارتھ ۔ وہ تھوڑی زندگی اچھی ہے ۔ جو ہری سمرن میں گذر جائے ہری سمرن کے بغیر لاکھ برس کی زندگی کسی شمار میں نہیں ۔

—— ۱۲۹ ——

رام نام کو سمرتے ادھرے پتت انیک
کہہ کبیر ناہیں چھاڑیئے رام نام کی ٹیک

ارتھ ۔ رام نام کا سمرن کرتے کرتے کئی پتت تر گئے ۔ کبیر صاحب کہتے ہیں ۔ کہ رام کا سمرن کبھی نہیں چھوڑنا چاہیئے ۔

—— ۱۳۰ ——

کبیر ہری کے نام میں بات چلا دے اور
تس اپرادھی جیو کو تین لوک کت ٹھور

ارتھ ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ جو لوگ ہری کے نام میں کوئی دوسری بات چلاتے ہیں ۔ اس قصوروار انسان کو تین لوک میں بھی رہنے کو جگہ نہیں ملتی ۔

—— ۱۳۱ ——

کبیر لجیا لوک کی ۔ ناہیں بولے سانچ
جان بوجھ کنچن تجے ۔ کیوں تو پکڑے کانچ

ارتھ ۔ کبیر صاحب کہتے ہیں (لوگ) دنیا کی شرم سے سچ نہیں بولتے کیوں تو سونے کو چھوڑ کر کانچ کو ہاتھ لگاتا ہے ۔

—— ۱۳۲ ——

سادھو ایسا چاہیئے۔ ساچی کہے بنائے
کے ٹوٹے کے جڑے۔ بن کہے بھرم نہ جائے

ارتھ۔ سادھو کو ایسا چاہیئے۔ وہ بالکل سچی سچی بات کہے۔ خواہ اس سے اس کا تعلق ٹوٹ جائے یا مضبوط ہو جائے سچ کہے بغیر بھرم نہیں جاتا۔

۱۳۳

دوش پرائے دیکھ کر چلا ہسنت ہسنت
اپنے چیت نہ آوئی۔ جن کی آد نہ انت

ارتھ۔ جیو دوسروں کا دوش دیکھتے ہوئے اور اوروں کا مذاق اُڑاتے ہوئے چل بسا۔ وہ اس انادی اور اننت پرماتما کو اپنے ہردے میں نہ لایا۔

۱۳۴

نندک دُور نہ کیجئے دیجئے آدر مان!!
تن من سب نرمل کرے۔ بک بک آن ہی آن

ارتھ۔ اپنی بدگوئی کرنے والے کو کبھی دُور نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اُس کا آدر ستکار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ دوسرے لوگوں سے برائی کر کر کے جسم اور دل سب کو پاک کر دیتا ہے۔

۱۳۵

وستو کہیں ڈھونڈت کہیں۔ کیسے آوے ہاتھ
کہہ کبیر تب پائیے۔ بھیدی لیجے ساتھ

ارتھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ چیز تو کہیں ہے اور ڈھونڈھنے والا اُسے کہیں ڈھونڈھتا ہے۔ تو پھر وہ کیسے ملے۔ وہ تو

تب ہی ملے گی۔ جب بھید جاننے والے کو ساتھ لے کر اس کی تلاش کی جائے گی۔

۱۳۶

سکھ کو ایسا چاہیئے۔ گورو کو سربس دے
گورو کو ایسا چاہیئے۔ سکھ کا کچھو نہ لے

ارتھ۔ شاگرد کو چاہیئے۔ کہ گورو کو سب کچھ دے دے۔ اور گورو کو چاہیئے کہ شاگرد کا کچھ نہ لے۔

۱۳۷

پپیہا پن کو نہ تجے۔ تجے تو تن بیکاج
تن چھوٹے تو کچھو نہیں۔ پن چھوٹے ہے لاج

ارتھ۔ پپیہا اپنا پرن (عہد) نہیں چھوڑتا۔ اگر اس کا پرن چھوٹ جائے۔ تو اس کا زندہ رہنا فضول ہے۔ کیونکہ جسم چھوٹ جانے سے تو کچھ بھی نہیں آتا۔ مگر پرن (عہد) چھوٹ جانے سے بڑی شرم محسوس ہوتی ہے۔

۱۳۸

سر راکھے سر جات ہے سر کاٹے سر ہوئے
جیسے باتی دیپ کی کٹے اُجیارا ہوئے!

ارتھ۔ سر کی حفاظت کرنے سے عزت و حرمت جاتی رہتی ہے اور سر کاٹ دینے سے عزت ہوتی ہے۔ جیسی چراغ کی بتی کے کٹنے ہی سے روشنی ہوتی ہے۔

۱۳۹

کبیرا سنگت سادھو کی - جیُوں گندھی کی باس
جو کچھ گندھی دے نہیں تو بھی باس سو باس

ارتھ - کبیر صاحب فرماتے ہیں - کہ سادھو (مہاتماؤں) کی صحبت عطر فروش کے گھر کی طرح ہے - اگر عطر فروش کچھ بھی نہ دے تو بھی مکان خوشبو دیتا ہے -

۱۴۰

مالا پھیرت جگ گیا - گیا نہ من کا پھیر
کر کا منکا ڈار دے - من کا منکا پھیر

ارتھ - مالا پھیرتے ہوئے بہت عرصہ گذر گیا - مگر من کی چنچلتا دُور نہ ہوئی - اس لئے ہاتھ کی مالا پھینک دو - اور من کی مالا پھیرو -

۱۴۱

اُونچے پانی نہ ٹکے - نیچے ہی ٹھہرا ئے
نیچا ہوئے سو بھر پیئے - اونچ پیاسا جائے

ارتھ - پانی اُونچی جگہ پر نہیں ٹھہرتا - نیچی جگہ میں آکر ٹھہر جاتا ہے - اسی طرح انسان اگر جھک کر پانی پئے تو پیٹ بھر پی سکتا ہے - اور اگر وہ اونچا ہو کر کھڑے کھڑے پانی پینے کی کوشش کریگا - تو پیاسا ہی جائے گا -

۱۴۲

بڑا ہؤا تو کیا ہؤا - جیسے لمبی کھجور
پنچھی کو سایہ نہیں - پھل لاگے اتی دُور

ارتھ - اگر وہ بڑا بھی ہو گیا - تو کیا ہؤا - جس طرح لمبی کھجور سے کسی کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا - پرندے اس کے سایہ میں آرام نہیں کر سکتے - اور اس کو پھل بھی بہت فاصلہ پر لگتے ہیں - انسان کی اس تک رسائی نہیں ہوتی - اس طرح اس انسان کے بڑا ہونے سے دوسروں کو کیا فائدہ ؟

۱۴۳

یہ تن وِش کی بیلری گورو امرت کی کھان
سیس دیئے جو گورو ملیں - تب بھی سستا جان

ارتھ - یہ تن زہر کی بیل ہے - اور گورو امرت کی کھان ہیں - اگر سیس دیئے پر گورو ملیں - تو بھی سستا سمجھنا چاہیئے -

۱۴۴

جہاں آپا تہاں آپدا - جہاں سنشے تہاں سوگ
کہہ کبیر یہ کیوں مٹیں - چاروں دیرگھ روگ

ارتھ - جہاں مغروری ہے - وہاں آپدا ہے - جہاں سنشے (شک) ہے وہاں سوگ ہے - کبیر صاحب فرماتے ہیں - کہ یہ چاروں طویل مرض کیوں کر مٹیں -

۱۴۵

جہاں دیا تہاں دھرم ہے - جہاں لوبھ تہاں پاپ
جہاں کرودھ تہاں کال ہے - جہاں چھما تہاں آپ

ارتھ - جہاں رحم ہے وہاں دھرم ہے - جہاں لالچ ہے - وہاں گناہ ہے - جہاں غصہ ہے - وہاں موت ہے - جہاں کھشما (معافی) ہے - وہاں

پرماتما نواس کرتے ہیں +

۱۴۶

ست پُرش کی آرسی ـ سنتوں ہی کی دیہہ
لکھا جو چاہے الکھ ہو ـ ان ہی میں لکھ یہہ

ارتھ ـ سنتوں کا شریر ـ مالک کی آرسی (آئینہ) ہے ـ اگر اس کو دیکھنا ہے تو ان میں دیکھ لے ـ

۱۴۷

من میرا پنچھی ہوا ـ چڑھ کر چلا آکاش
سورگ لوک خالی پڑا ـ صاحب سنتوں پاس

ارتھ ـ میرا من پرندہ ہو کر اڑا ـ آسمان پر گیا ـ سورگ لوک خالی پڑا ہوا تھا مالک سنتوں کے پاس تھا ـ

۱۴۸

سادھ ہماری آتما ـ ہم سادھن کے جیو !
سادھن میں ہم یوں رہیں ـ جیوں پے میں گھیو

ارتھ ـ سادھو ہماری آتما ہیں ہم سادھوؤں کے جیو ہیں ـ سادھوؤں میں اس طرح رہتے ہیں ـ جس طرح دودھ میں گھی رہتا ہے ـ

۱۴۹

مارگ چلتے جو گرے ـ تا ہی نہ لاگے دوس
کہیں کبیر بیٹھا رہے ـ تا سر کرے کوس

ارتھ ـ راہ چلتے چلتے جو گر پڑتے ہیں ـ ان کو کوئی دوش نہیں

دیتا ـ کبیر صاحب فرماتے ہیں ـ جو نہیں چلتے ان کے لئے البتہ کالے کوس موجود ہیں ـ

۱۵۰

لیک پرانی نہ تجیں ـ کائر کٹل ـ کپوت
لیک پرانی پر ہریں شاعر ـ سنگھ ـ سپوت

ارتھ ـ بزدل ـ ریاکار اور نالائق فرزند پرانی بات کے چھوڑنے کی ہمت نہیں رکھتے ـ مگر شاعر ـ شیر اور لائق لڑکے پرانی لکیر کو چھوڑ کر اپنے لئے نئی زمین پیدا کر لیتے ہیں ـ

۱۵۱

کھیت نہ چھاڑے سورماں ـ جوجھے دو دل مانہہ
آسا جیون مرن کی ـ من میں راکھے نانہہ

ارتھ ـ شجاع اور بہادر کھیت نہیں چھوڑتے ـ دو فوجوں کے درمیان مچل مچل کر لڑتے ہیں ـ ان کے دلوں میں زندگی اور موت کا مطلق خیال نہیں رہتا ـ

۱۵۲

سادھ ـ ستی اور سورماں ان کی بات اگادھ
آسا چھانڈیں دیہہ کی ـ تن میں ادھکا سادھ

ارتھ ـ سادھو ـ ستی اور سورماں ان کی باتیں نیاری ہوتی ہیں ـ جن میں زندگی کی ہوس نہیں ہے ـ انہیں میں زیادہ سادھن ہے ـ

۱۵۳

لڑنے کو سب ہی چلے - ستر باندھ انیک
صاحب آگے آ بیٹھے - جو جھیلیگا کوئی ایک

ارتھ - لڑنے کو بہت سے آدمی طرح طرح کے ہتھیار باندھ کر نکلے - مگر جو شخص مالک کے سامنے سینہ سپر ہو کر لڑے گا - وہ کوئی ایک ہی ہوگا -

۱۵۴

بوجھیں گے تب کہیں گے - اب کچھ کہا نہ جائے
بھیڑ پڑے من مسخرا - لڑے کہ دھون بھاگ جائے

ارتھ - ابھی کچھ نہ کہو - جب لڑ کر مر جائیں - تب زبان کھولنا - کون جانے یہ من مسخرا ہے - بھیڑ پڑتے ہی لڑے گا - یا بھاگ جائے گا -

۱۵۵

دیہہ کھیہ ہو جائے گی - پھر کون کہے گا دیہہ
نشچے کر اپکار ہی - جیون کا پھل ایہہ

ارتھ - یہ جسم خاک ہو جائے گا - پھر تجھے دینے کو (خیرات کرنے کو) کون کہے گا - یقین رکھ کہ پر اوپکار کرنا ہی زندگی کا مقصد ہے -

۱۵۶

دان دیئے دھن نہ گھٹے - ندی نہ گھٹے نیر
اپنی آنکھوں دیکھ لو - یوں کتھ کہیں کبیر

ارتھ - دان دیئے (خیرات کرنے) سے دھن (دولت) کم نہیں ہوتا جس طرح ہر ایک کو پانی دینے سے دریا کا پانی کم نہیں ہوتا - یہ بات اپنی آنکھوں سے دیکھ لو - کبیر صاحب یہ بات کہہ گئے ہیں -

۱۵۷

نرمل بھیا تو کیا بھیا - جو نرمل مانگے ٹھور
مل نرمل سے رہت ہیں تے سادھو کوئی اور

ارتھ - جو نرمل ہو کر آشرا مانگے تو اس کے نرمل ہونے سے کیا فائدہ - مل اور نرمل سے جو مبرا ہوتے ہیں - وہ سادھو کوئی اور ہوتے ہیں -

۱۵۸

کانچے بھانڈے سے رہے - جیوں کمہار کا نیہہ
بھیتر سے رکھشا کرے - باہر چوٹے دیہہ

ارتھ - گھڑا بنانے والا کمہار کچے گھڑے کو ہاتھ میں لے کر باہر سے تھپتھپاتا ہے - اور اندر سے سہارا دیئے رہتا ہے - اسی طرح گورو کو ہونا چاہیئے -

۱۵۹

گانٹھے ہو ہاتھ کر - ہاتھ ہوئے سو لے
آگے ہاٹ نہ بانیا - لینا ہوئے سو لے

ارتھ - جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے - اسے دان کر دے - اور جو گانٹھ میں ہو - اسے دان کرنے کے لئے ہاتھ میں لے لے - کیونکہ آگے نہ تو بازار ہے - اور نہ بنیا ہی - جو کچھ پُنیہ کمانا ہو - یہیں کما لے -

۱۶۰

راجا۔ رانا۔ راؤ رنگ۔ بڑا جو سمرے رام
کہہ کبیر بندہ بڑا۔ جو سمرے نشکام

ارتھ۔ راجہ۔ رانا۔ راؤ اور فقیر۔ ان سب میں وہی بڑا ہے جو رام کا سمرن کرے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ بندہ وہی بڑا ہے۔ جو نشکام بھاؤ سے پربھو کا سمرن کرتا ہے۔

۱۶۱

سیوا کو دو نو بھلے۔ ایک سنت اک رام
رام جو داتا مکتی کے سنت جپاویں نام

ارتھ۔ دنیا میں دو نو ہی سیوا کرنے کے یوگیہ ہیں۔ ایک سنت مہاتما اور دوسرے رام۔ رام تو مکتی کے دینے والے ہیں اور سنت نام جپاتے ہیں۔

۱۶۲

گرنتھ پنتھ سب جگت کے بات بتاوت تین
رام ہردے من میں دیا اور تن سیوا میں لین

ارتھ۔ ست شاستر اور دنیا کے تمام مذہب تین باتیں بتلاتے ہیں۔ کہ رام کا نام ہردے میں ہو۔ من میں دیا ہو۔ اور تن سیوا میں لگا ہوا ہو۔

۱۶۳

تن پوتر سیوا کئے۔ دھن پوتر کئے دان!
من پوتر ہری بھجن سے ہوت تری بدھ کلیان

ارتھ۔ تن (جسم) سیوا کرنے سے پاک ہوتا ہے۔ دولت خیرات کرنے

سے پاک ہوتی ہے۔ من ہری بھجن کرنے سے پوتر (پاک) یہ تین طریقے عمل میں لانے سے کلیان ہوتا ہے۔

۱۶۴

روکھا سوکھا کھائے کے ٹھنڈا پانی پیو
نہ دیکھ پرائی چوپڑی۔ مت للچائے جیو

ارتھ۔ روکھا سوکھا جو مل جائے۔ اس کو کھا کر ٹھنڈا پانی پی لے دوسرے کی چپڑی روٹی دیکھ کر کیوں جی للچاتا ہے۔

۱۶۵

ہاتھی گھوڑے دھن گھنا۔ چندر مکھی بہو نار
نام بنا یم لوک میں پاوت دُکھ اُپار

ارتھ۔ جن کے ہاں ہاتھی۔ گھوڑے۔ بیشمار دولت اور چندر مکھی جیسی استری ہے۔ اگر انہوں نے زندگی میں ہری نام کا سمرن نہیں کیا۔ تو وہ مرنے کے بعد یم لوک میں جاتے اور لا انتہا دُکھ پاتے ہیں ❖

۱۶۶

گنگا تیر جو گھر کرے۔ پیوے نرمل نیر!!
بن ہری سمرن مکتی نہ یُوں کہے گئے داس کبیر

ارتھ۔ جو گنگا کے کنارے پر اپنا گھر بناتے ہیں۔ وہ سب اس کا صاف شفاف پانی پیتے ہیں۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ گنگا کے کنارے بود و باش رکھنے پر بھی ہری سمرن کے بغیر مکتی نہیں ہو سکتی۔

۱۶۷

کبیرا بیڑا جر جرا۔ پھُوٹے چھیک ہزار
ہلکے ہلکے تر گئے۔ ڈوبے جن سر بھار

ارتھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ زندگی کا جہاز جر جرا ہو گیا ہے۔ اس میں ہزارہا سُوراخ ہو گئے ہیں۔ جو ہلکے ہیں۔ وہ پار اُتر جائینگے یعنی کنارے جا لگیں گے۔ مگر جن کے سر پہ وزن یعنی گُناہوں کا بوجھ ہے۔ وہ ڈوب جائیں گے۔

۱۶۸

چلتی چکی دیکھ کے دیا کبیرا روئے
دو پاٹن کے بیچ میں ثابت رہیا نہ کوئے

ارتھ۔ چلتی چکی دیکھ کر کبیر داس جی رو دیئے۔ کیونکہ چکی کے دو پڑوں کے درمیان جو آ گیا۔ وہ ثابت نہیں رہا۔ یعنی پس کر آٹا ہو گیا۔

۱۶۹

مایا مرے نہ من مرے۔ مر مر گئے شریر
آشا ترشنا نہ مرے۔ کہہ گئے داس کبیر

ارتھ۔ مایا اور من کو مارتے مارتے کئی انسان خود لقمۂ اجل ہو گئے مگر نہ مایا ہی مری اور نہ من ہی۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جس طرح مایا اور من دونو نہیں مرتے۔ اسی طرح آشا اور ترشنا بھی نہیں مرتے۔ ان سب کا مارنا بہت مشکل ہے۔

۱۷۰

کبیرا اس سنسار میں۔ گھنا منش متی ہین
رام نام جانے نہیں۔ آئے ٹوپا دین

ارتھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس سنسار میں وہ انسان بہت ہی مورکھ ہے۔ جس نے سنسار میں آ کر عیش و عشرت کی زندگی بسر کی مگر رام نہیں جانا۔

۱۷۱

اُت تے کوئے نہ آوئی۔ جا سوں پوچھوں دھائے
اِت تے سب ہی جات ہیں۔ بھار لدائے لدائے

ارتھ۔ اُدھر (پرلوک) سے تو کوئی لوٹ کر آیا نہیں۔ جن سے دوڑ کر

پوچھوں۔ اور ادھر سنسار سے تمام لوگ اعمالوں کا بوجھ لاد لاد کر جاتے ہیں۔ اس لئے ان سے پرمیشور کا گیان پوچھنا بیفائدہ ہے۔

۱۷۲

جگ میں بیری کوئی نہیں۔ جو من شیتل ہوئے
یہ آپا تو ڈال دے۔ دیا کرے سب کوئے

ارتھ۔ اگر من شیتل ہے۔ تو پھر جگت میں تیرا کوئی دشمن نہیں۔ تو خود بینی کو دور کر دے۔ آپ ہی تیرے اوپر دیا کریں گے۔

۱۷۳

سانچے شراپ نہ لاگئی۔ سانچے کال نہ کھائے
سانچے کو سانچا ملے۔ سانچے ماہیں سمائے

ارتھ۔ جو سچا ہے۔ اس کو کسی کی بددعا سے نقصان نہیں پہنچتا۔ سچے کو موت نہیں کھاتی۔ سچے آدمی کو پرماتما مل جاتے ہیں اور وہ سچے پریم پد میں سما جاتا ہے۔

۱۷۴

کبیرا سوتا کیا کرے۔ جاگن کی کر چونپ
یہ دم ہیرا لال ہے۔ گن گن گورو کو سونپ

ارتھ۔ کبیر سوتا ہوا کیا کرتا ہے۔ جاگنے کی عادت ڈال۔ یہ سانس تیرا لال کی طرح قیمتی ہے۔ اس کو گن گن کر گورو کو سونپ دے۔

۱۷۵

مور تور کی جیوری۔ بٹ باندھا سنسار
داس کبیرا کیوں بندھے جاکے نام ادھار

ارتھ۔ یہ میرا ہے۔ یہ تیرا ہے۔ اس خیال نے تمام سنسار کو باندھ رکھا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ وہ کیوں بندھا جائے۔ جس کو صرف نام ہی کا ادھار ہے۔

۱۷۶

کُل ابھیمان کھوئے کے۔ جیت مؤا نہیں ہوئے
دیکھت جو نہیں دکھا۔ ادرشٹ کہاوے سوئے

ارتھ۔ جاتی ابھیمان کو چھوڑ کر کبھی سے۔ جیتے جی مرا نہیں جاتا۔ دیکھتے ہوئے بھی جو نظر نہ آوے۔ اس کو ادرشٹ (دکھائی نہ دینے والا) کہتے ہیں۔

۱۷۷

تاری ایک سنسار سے آئی - مائی نہ وا کے باپ جائی
گوڑ نہ موڑ نہ پران آدھار - تا میں بھرم رہا سنسار

ارتھ - مایا ایک استری ہے - جو اس سنسار میں آئی ہوئی ہے - اس کی نہ ماں ہے - نہ باپ نے پیدا کیا - سر پیر کچھ نہیں - اور نہ وہ پران والی ہے - اس میں سنسار بھرم رہا ہے -

۱۷۸

جوگی - جنگم جیوڑا - سنیاسی درویش !!
بنا پریم پہنچے نہیں دُرلبھ ست گور دیش

ارتھ - جوگی - جنگم - سراوگی - سنیاسی - درویش خواہ کوئی ہو - جب تک پریم نہ ہوگا - کبھی گورو کے دیش کو نہ پہنچ سکینگے -

۱۷۹

تیرتھ برت کر جگ مُوا - ٹھنڈے پانی نہائے
ست نام جانے بنا کال جگت چگ کھائے

ارتھ - دنیا تیرتھ برت کرتے اور ٹھنڈے پانی میں نہلاتے مرگئی ست نام کے جانے بغیر کال جگت کو کھاتا رہا -

۱۸۰

جب لگ بھگتی سکام ہے - تب لگ نرپھل سیو
کہیں کبیر وہ کیوں ملیں - تہہ کامی نج دیو !

ارتھ - جب تک بھگتی کسی غرض کے ساتھ ہے - تب تک تمام محنت بے فائدہ ہے - کبیر صاحب فرماتے ہیں - کہ وہ جو بغیر غرض

اور بے نیاز دیوتا ہیں - کیسے مل سکتے ہیں -

۱۸۱

نہائے دھوئے کیا ہُوا - جو من میں میل سمائے
مین سدا جل میں رہے - دھوئے باس نہ جائے

ارتھ - نہانے دھونے سے کیا ہوگا - جب من میں میل سمائی ہو - مچھلی ہمیشہ پانی میں رہتی ہے - مگر پھر بھی اس کی دھونے سے بدبُو نہیں جاتی -

۱۸۲

اوگن کہوں شراب کا - گیان ونت سُن لیہہ
مانش سے پشو کرے - دام گانٹھ سے دیہہ

ارتھ - اے گیان والے آدمیوں ! سُن لو - شراب میں کیا کیا عیب ہیں - ایک تو یہ انسان سے حیوان بناتی ہے - دوسرے اس کے پینے سے دولت بھی گانٹھ سے جاتی ہے -

۱۸۳

سکھ کا ساگر شیل ہے - کوئی نہ پاوے تھاہ
شبد بنا سادھو نہیں - دربیہ بنا نہیں شاہ

ارتھ - سکھ کا سمندر شیل ہے - اس کی تھاہ نہیں ملتی - جس طرح شبد کے بغیر یعنی یوگ ابھیاس کئے بغیر کوئی سادھو نہیں ہو سکتا - اور نہ دولت کے بغیر کوئی امیر ہو سکتا ہے -

~~~~~ ∗ ~~~~~
~~~~~

۱۸۴

جا کارن جگ ڈھونڈھیا۔ سو تو ہردے مانہہ
پردہ دیا بھرم کا۔ تائے سوُجھے نانہہ

ارتھ۔ جس کے کارن تمام دنیا چھان ماری۔ وہ دل میں موجود ہے۔ صرف بھرم کا پردہ پڑا ہوُا ہے۔ جس سے وہ نظر نہیں آیا۔

۱۸۵

شبد ہی مارے بن گئے۔ شبد ہی تجیا راج
جو یہ شبد بویکیا۔ تا کا سریا کاج

ارتھ۔ شبد کے مارے بن کو چلے گئے۔ شبد کی زد سے راج کو ترک کر دیا۔ جس کسی نے اس شبد کو اچھی طرح سمجھ لیا۔ اس کا کام بن گیا۔

۱۸۶

تیرتھ گئے تے ایک پھل۔ سنت ملے پھل چار
ست گورو ملے اینک پھل۔ کہے کبیر وچار

ارتھ۔ تیرتھ جانے سے ایک پھل ملتا ہے۔ اور اگر کوئی سنت مل جائے تو چار پھل ملتے ہیں۔ اگر ست گورو مل جائیں۔ تو اینک (بیشمار) پھل ملتے ہیں۔ کبیر صاحب وچار کر کہتے ہیں۔

۱۸۷

گربھ یوگیشور گورو بنا۔ لاگا ہری کی سیو
کہے کبیر بیکنٹھ تے۔ پھیر دیو شُک دیو

ارتھ۔ جو جنم سے ہی یوگیشور ہے۔ اور جس نے کسی کو اپنا گورو نہیں بنایا۔ اور بغیر گورو کے ہی ہری کی سیوا میں لگا رہا کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جس طرح شک دیو جیسے یوگی کو بیکنٹھ سے واپس آنا پڑا۔ اسی طرح اس یوگیشور کو بھی بیکنٹھ سے واپس آنا پڑے گا۔

۱۸۸

کبیر تین لوک نو کھنڈ میں گورو تے بڑا نہ کوئے
کرتا کرے نہ کر سکے۔ گورو کرے سو ہوئے

ارتھ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ تین کھنڈ میں گورو سے بڑا کوئی نہیں پرماتما بھی جس کام کو کرنا چاہیں۔ نہیں کر سکتے مگر گورو جو چاہیں۔ کر سکتے ہیں۔

۱۸۹

من گورکھ من گوبند۔ من ہی اوگھڑ سوئے
جو من راکھے جتن کر۔ من ہی کرتا ہوئے

ارتھ۔ یہ من ہی گورکھ ہے۔ من ہی گوبند ہے۔ من ہی اوگھڑ ہے۔ اگر کوئی شخص من کی تعلیم و تربیت کا راز جانتا ہے۔ تو من ہی خالق ہو سکتا ہے۔

ملاپ الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام ملک دل محمد پرنٹر چھپوا کر پرتھوی راج پبلشر نے شائع کیا

۱۸۷

گربھ یوگیشور گورو بنا - لاگا ہری کی سیو
کہے کبیر بیکنٹھ تے - پھیر دیو شک دیو

ارتھ - جو جنم سے ہی یوگیشور ہے - اور جس نے کسی کو اپنا گورو نہیں بنایا - اور بغیر گورو کے ہی ہری کی سیوا میں لگا رہا کبیر صاحب فرماتے ہیں - کہ جس طرح شک دیو جیسے یوگی کو بیکنٹھ سے واپس آنا پڑا - اسی طرح اس یوگیشور کو بھی بیکنٹھ سے واپس آنا پڑے گا۔

۱۸۸

کبیر تین لوک نو کھنڈ میں گورو تے بڑا نہ کوئے
کرتا کرے نہ کر سکے - گورو کرے سو ہوئے

ارتھ - کبیر صاحب فرماتے ہیں - کہ تین کھنڈ میں گورو سے بڑا کوئی نہیں پرماتما بھی جس کام کو کرنا چاہیں - نہیں کر سکتے مگر گورو جو چاہیں - کر سکتے ہیں -

۱۸۹

من گورکھ من گوبند - من ہی اوگھڑ سوئے
جو من راکھے جتن کر - من ہی کرتا ہوئے

ارتھ - یہ من ہی گورکھ ہے - من ہی گوبند ہے - من ہی اوگھڑ ہے - اگر کوئی شخص من کی تعلیم و تربیت کا راز جانتا ہے - تو من ہی خالق ہو سکتا ہے -

ملاپ الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام ملک دل محمد پرنٹر چھپوا کر پرتھوی راج پبلشر نے شائع کیا

بھجن سور داس

PRICE AS. 1

کبیر شبد اولی

PRICE AS 3